تقریر بابت یوم مصلح موعود
وقت 5-7 منٹ

✿✿✿ تقریر ✿✿✿

ہم یوم مصلح موعودؓ کیوں مناتے ہیں؟

(تقریر نمبر2)

اللہ تعالیٰ قرآنِ شریف میں فرماتا ہے۔

هُوَ الَّذِىۡ بَعَثَ فِى الۡاُمِّيّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيۡهِمۡ وَ يُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَ الۡحِكۡمَةَ وَاِنۡ كَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ۔ وَّ اٰخَرِيۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا يَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ ؕ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ O(الجمعہ:3-4)

یعنی وہی ہے جس نے اُمّی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔ وہ ان پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے مبعوث کیا ہے) جو ابھی ان سے نہیں ملے۔ وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحب حکمت ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

واذۡكُرُوا اللّٰهَ فِىۡٓ اَيَّامٍ مَّعۡدُوۡدٰتٍ (البقرہ:204)

یعنی اللہ کو (بہت) یاد کرو ان گنتی کے چند دنوں میں۔

بشارت دی کہ اِک بیٹا ہے تیرا
جو ہو گا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دُور اس مَہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اِک عالَم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فَسُبۡحَانَ الَّذِیۡ اَخۡزَی الۡاَعَادِیۡ

معزز سامعین! آج مجھے بیس فروری کی مناسبت سے ہم یوم مصلح موعودؓ کیوں مناتے ہیں؟ پر روشنی ڈالنی ہے۔

سامعین! بیس فروری کا دن جماعت احمدیہ میں بہت ہی اہمیت کا حامل ہے۔ یہ دن پیشگوئی مصلح موعودؓ کے حوالے سے جانا پہچانا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک عظیم بیٹے کی پیدائش کی خبر دی گئی تھی جو دین کا خادم ہو گا۔ لمبی عمر پائے گا اور بے شمار دوسری خاص خصوصیات کا حامل ہو گا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت کی ”مصلح موعود“ کے دور میں غیر معمولی ترقیات کی پیشگوئی بھی تھی۔ یہ پیشگوئی بعینہٖ اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ پوری ہوئی اور حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ گواہ ہے کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود کے 52 سالہ دَورِ خلافت میں اس پیشگوئی کی تمام جزئیات لفظاً لفظاً پوری ہوئیں۔ لہٰذا 20/ فروری کا دن جماعت احمدیہ اس عظیم الشان پیشگوئی کی یاد میں مناتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور سجداتِ شکر بجالاتی ہے تا ہمیشہ اس کے فضلوں کی وارث بنتی چلی جائے۔

ہم یوم مصلح موعود کیوں مناتے ہیں۔ اِس سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”بعض لاعلم احمدی جو مختلف جگہوں سے خطوں میں لکھ دیتے ہیں، یہاں بھی سوال کر دیتے ہیں کہ ہم یوم مصلح موعود کیوں مناتے ہیں، باقی خلفاء کے دن کیوں نہیں مناتے ان پر واضح ہو گیا ہو گا کہ مصلح موعود کی پیشگوئی کا دن ہم ایمانوں کو تازہ کرنے اور اس عہد کو یاد کرنے کے لیے مناتے ہیں کہ ہمارا اصل مقصد اسلام کی سچائی

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو دنیا پر قائم کرنا ہے۔ یہ کوئی آپؓ کی پیدائش یا وفات کا دن نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے آپؑ کی ذرّیت میں سے ایک شخص کو پیدا کرنے کا نشان دکھلایا تھا جو خاص خصوصیات کا حامل تھا اور جس نے اسلام کی حقّانیت دنیا پر ثابت کرنی تھی اور اس کے ذریعہ نظامِ جماعت کے لیے کئی اور ایسے راستے متعیّن کر دیے گئے کہ جن پہ چلتے ہوئے بعد میں آنے والے بھی ترقی کی منازل طے کرتے چلے جائیں گے۔

پس یہ دن ہمیں ہمیشہ اپنی ذمہ داری کا احساس کرواتے ہوئے اسلام کی ترقی کے لیے اپنی صلاحیتوں کو استعمال کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے اور دلانے والا ہونا چاہیے نہ کہ صرف ایک نشان کے پورا ہونے پر علمی اور ذوقی مزہ لے لیا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 20/ فروری 2009ء)

سامعین! حقیقی یومِ مصلح موعود کب ہوگا اس کے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

"پس یہ وہ اولوالعزم موعود بیٹا تھا جس نے اپنے دل کی تڑپ کھول کر ہمارے سامنے رکھ دی۔ آج ہم جب یومِ مصلح موعود مناتے ہیں تو حقیقی یومِ مصلح موعود تب ہی ہوگا جب یہ تڑپ آج ہم میں سے اکثریت اپنے اندر پیدا کرے کہ ہمارے مقاصد بہت عالی ہیں، بہت اونچے ہیں، بہت بلند ہیں جس کے حصول کے لیے عالی ہمّتی کا بھی مظاہرہ کرنا ہوگا اور اپنے اندر اعلیٰ تبدیلیاں بھی پیدا کرنا ہوں گی، پاک تبدیلیاں بھی پیدا کرنی ہوں گی۔ خدا تعالیٰ سے ایک تعلق بھی جوڑنا ہوگا۔ اسلام کا درد بھی اپنے اندر پیدا کرنا ہوگا۔ دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کا درد پیدا کرتے ہوئے اظہار بھی کرنا ہوگا۔"

سامعین! پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 17/ فروری 2012ء میں یومِ مصلح موعود منانے کی غرض بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اس پیشگوئی کے مصداق تو جیسا کہ مَیں نے کہا یقیناً حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ تھے۔ اس کا آپ نے 1944ء میں خود بھی اعلان فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتایا کہ آپ ہی مصلح موعود ہیں اور اس پیشگوئی کے پورا ہونے کی خوشی میں یومِ مصلح موعود کے جلسے بھی منعقد کیے جاتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا، آئندہ چند دنوں میں یہ جلسے مختلف جماعتوں میں ہوں گے۔ اس لیے کہ جماعت کے ہر فرد کو پتہ چلے کہ یہ ایک عظیم پیشگوئی تھی جو بڑی شان سے پوری ہوئی۔

یہاں ضمناً مَیں اُن لوگوں کے لئے بھی جو دنیا کے ماحول کے زیرِ اثر، جن کا دینی علم بھی ناکافی ہے، کئی دفعہ مَیں بیان پہلے بھی کر چکا ہوں لیکن پھر بھی سوال کرتے رہتے ہیں۔ جو سالگرہ منانے کی خواہش رکھتے ہیں وہ سالگرہ پر یہ سوال کرتے ہیں کہ ہماری بھی سالگرہ منائی جائے اور جیسا کہ مَیں نے کہا دنیا کے زیرِ اثر بھی ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ اگر ہم مصلح موعود کا دن مناتے ہیں تو باقی خلفاء کے دن کیوں نہیں مناتے اور پھر سالگرہ کیوں نہیں مناتے؟ یعنی باقی خلفاء کی سالگرہ کی آڑ میں اپنی سالگرہ کی طرف جانا چاہتے ہیں۔ تو یہاں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کا یومِ ولادت نہیں منایا جاتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی پیدائش تو 12/ جنوری 1889ء کی ہے اور یہ پیشگوئی جو عظیم الشان پیشگوئی تھی آپ کی پیدائش سے تین سال پہلے کی ہے۔ اُس پیشگوئی کے پورا ہونے کا دن منایا جاتا ہے جو 20/ فروری 1886ء کو کی گئی تھی اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لیے یہ پیشگوئی تھی اور یہ پیشگوئی اس لحاظ سے ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 17/ فروری 2012ء)

پھر خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 15/ فروری 2013ء میں فرمایا:

"پانچ دن کے بعد یومِ مصلح موعود بھی منایا جائے گا۔ 20/ فروری کو جماعت میں منایا جاتا ہے۔ یہ اس لیے نہیں کہ مصلح موعود کی پیدائش تھی بلکہ اس لیے کہ 20/ فروری کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مصلح موعود کی جو پیشگوئی فرمائی تھی، یہ اُس کا دن ہے اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دلیل ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش تو 20/ فروری کی نہیں تھی۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 15/ فروری 2013ء)

سامعین! حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بیان فرمودہ ان چار ارشادات پر اگر غور کریں تو یہ نتائج برآمد ہوتے ہیں کہ ہم حضرت مصلح موعودؓ کا دن 20 فروری کو کیوں مناتے ہیں۔ 20 فروری کا دن حضرت مصلح موعودؓ کی پیدائش کا دن نہیں ہے۔ آپؓ کی پیدائش تو 12 جنوری 1889ء کی ہے۔

20 فروری کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی ایک عظیم الشان خبر دی گئی جو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی صورت میں پوری ہوئی۔ آپؑ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر موعود بیٹا ہونے کا اعلان فرمایا جس کی پیدائش کی خبر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو دی تھی جس کی باون علامات تھیں۔ اس پیشگوئی کے پورا ہونے پر ہم 20 فروری کو بطور "یوم مصلح موعود" مناتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جن امور کی طرف اوپر پڑھے گئے چار ارشادات میں اشارہ فرمایا ہے اُن کو یوں بیان کیا جا سکتا ہے۔

1۔ 20 فروری کو ہم اللہ تبارک و تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں جس نے اپنے برگزیدہ مسیح موعود کے دل میں ڈالے گئے الفاظ پورے کئے۔

2۔ تا ہمارے ایمان تازہ ہوں۔

3۔ تا ہم اپنے اشاعتِ دین کے عہد کو یاد کر سکیں اور تا اسلام کی سچائی اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت دنیا میں ظاہر ہو۔

4۔ یہ دعاؤں کی قبولیت کا دن ہے جن کے ذریعہ آپؑ کی نسل میں خاص خصوصیات کا حامل شخص پیدا ہوا۔ جس نے اسلام کی حقّانیت دنیا میں ثابت کرنی تھی۔

5۔ اس شخص کے ذریعہ نظامِ جماعت مضبوط ہونا تھا جس نے ایسے راستے متعین کئے جن پر چل کر بعد میں آنے والے ترقیات کی منازل پائیں گے۔ اور ایسا ہوتا ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اسلام احمدیت قادیان سے نکل کر تمام کُرّہ ارض پر پھیل گئی۔

6۔ یہ دن ہمیں ہماری ذمہ داریوں کا احساس دلاتا ہے کہ ہم اسلام کی ترقی کے لئے اپنی صلاحیتوں کو استعمال کریں۔

7۔ تا ہم عالی مقاصد کے حصول کے لئے اپنے اندر اعلیٰ تبدیلیاں پیدا کریں۔

8۔ تا ہمارا اپنے خدا سے تعلق مضبوط سے مضبوط تر ہو۔

9۔ تا اسلام کا درد ہمارے دلوں میں پیدا ہو۔

10۔ تا آنحضورؐ سے عشق و محبت کا درد ہمارے دلوں میں پیدا ہو۔

معزز سامعین! یہ وہ دس اہم نکات ہیں جن کے لئے ہم ہر سال 20 فروری کو یومِ مصلح موعود مناتے ہیں۔ آئیں!
پیشگوئی مصلح موعود کے پس منظر پر روشنی ڈال کر دیکھیں۔ تا یومِ مصلح موعود کو سمجھنے میں آسانی ہو۔ آسمانی کتابوں، الٰہی نوشتوں، ربّانی صحیفوں، انبیاء عظام کی پیشگوئیوں، اولیاء اللہ کے الہاموں، صلحاء کرام کے کشوف اور بزرگان کی بشارات میں حضرت امام آخر الزمان کے ارفع مقام اور عظیم الشان فرزند کے تولّد، مقام۔ و مرتبہ اور کارناموں کی خوشخبریاں دی گئی ہیں جو امتدادِ زمانہ کے باوجود قدیم کتب میں کسی نہ کسی شکل میں موجود و محفوظ چلی آرہی ہیں تا آنکہ مصلح موعود نے اپنے مقررہ مبارک وقت پر عین علامات کے مطابق جنم لیا اور اپنے مقدس وجود باجود کے اندر تمام موعودہ صفات و کمالات کو ظاہر کیا۔
اس آیت کریمہ جس کی تلاوت مَیں اوپر کر آیا ہوں کی وضاحت میں حضرت ابو ہریرہؓ روایت بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے۔ اس موقع پر آپؐ پر سورۃ الجمعہ نازل ہوئی۔ مَیں نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ آپؐ نے جواب نہ دیا یہاں تک کہ ہم نے تین دفعہ سوال کیا اور ہم میں سلمان فارسیؓ بھی تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ سلمان فارسی کے کندھوں پر رکھا پھر فرمایا: لَوْكَانَ الْاِيْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَنَالَهُ رَجُلٌ اَوْ رِجَالٌ مِنْ اَبْنَاءِ فَارِسِ یعنی اگر ایمان ثریا ستارے پر بھی چلا جائے تو ان میں سے کچھ مرد یا ایک مرد اسے واپس لے آئے گا۔

حضرت مصلح موعودؓ اس حدیث کے حوالہ سے فرماتے ہیں:

”رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا کہ دین جب خطرہ میں ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لئے اہل فارس میں سے کچھ افراد کو کھڑا کرے گا۔ حضرت مسیح موعودؑ ان میں سے ایک فرد تھے اور ایک فرد مَیں ہوں لیکن رجال کے ماتحت ممکن ہے کہ اہل فارس میں سے کچھ اور لوگ بھی ایسے ہوں جو اسلام کی عظمت قائم رکھنے اور اس کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کے لئے کھڑے ہوں“

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے لئے فرمایا: يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اِلَى الْاَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهُ

(مشکوٰۃ مجتبائی صفحہ 480 باب نزول عیسیٰ علیہ السلام)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں تشریف لائیں گے اور شادی کریں گے اور ان کو اولاد دی جائے گی۔ مسیح موعود کے شادی کرنے کے ذکر کے ساتھ ہی بیٹا ہونے کا ذکر کرنا واضح طور پر ظاہر کر رہا ہے کہ وہ بیٹا بھی شادی کا نتیجہ اور مسیح موعود کا صُلبی فرزند ہوگا۔ نہ کہ ایک زمانہ دراز کے بعد آپؑ کی نسل میں پیدا ہونے والا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں:

قَدْ اَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْمَسِيْحَ الْمَوْعُوْدَ يَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهُ فَفِيْ هٰذَا اِشَارَةٌ اِلٰى اَنَّ اللّٰهَ يُعْطِيْهِ وَلَدًا صَالِحًا يُشَابِهُ اَبَاهُ وَلَا يَاْبَاهُ وَيَكُوْنُ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ الْمُكْرَمِيْنَ (آئینہ کمالاتِ اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 578 حاشیہ)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پیشگوئی فرمائی ہے کہ مسیح موعود شادی کرے گا اور اس کی اولاد ہوگی تو اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے خاص طور پر ایک صالح فرزند عطا کرے گا جو اپنے باپ کی نظیر ہوگا اور ہر ایک امر میں اس کا مطیع و فرمانبردار ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ کے معزز بندوں میں سے ہوگا۔ اسی طرح حضورؑ اپنی کتاب حقیقۃ الوحی صفحہ 325 میں فرماتے ہیں:

"یہ پیشگوئی کہ مسیح موعود کی اولاد ہوگی۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا اس کی نسل سے ایک ایسے شخص کو پیدا کرے گا جو اس کا جانشین ہوگا اور دینِ اسلام کی حمایت کرے گا۔ جیسا کہ میری بعض پیشگوئیوں میں یہ خبر آچکی ہے۔"

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کی اس خوشخبری کا اعلان آپؑ نے نہ صرف ہندوستان بلکہ باہر بھی کیا تا مخالفینِ اسلام پر اتمامِ حجت قائم ہو۔ اسی دوران 1885ء میں ساہوکاران و دیگر ہندو صاحبان قادیان کا ایک خط حضرت اقدسؑ کی خدمت میں موصول ہوا جس میں یہ مطالبہ کیا گیا تھا۔

"جس حالت میں آپ نے لنڈن اور امریکہ تک اس مضمون کے رجسٹری شدہ خط بھیجے ہیں کہ جو طالب صادق ہو اور ایک سال تک ہمارے پاس آکر قادیان میں ٹھہرے تو خدائے تعالیٰ اس کو ایسے نشان دربارۂ اثباتِ حقیقتِ اسلام ضرور دکھائے گا کہ جو طاقت انسانی سے بالاتر ہوں۔ سو ہم لوگ جو آپ کے ہمسایہ اور ہم شہری ہیں، لندن اور امریکہ والوں سے زیادہ تر حق دار ہیں.... لیکن ہم لوگ ایسے نشانوں پر کفایت کرتے ہیں جن میں زمین و آسمان کے زیر و زبر کرنے کی حاجت نہیں اور نہ قوانینِ قدرتیہ کے توڑنے کی کچھ ضرورت۔ ہاں ایسے نشان ضرور چاہئیں جو انسانی طاقتوں سے بالاتر ہوں جن سے یہ معلوم ہو سکے کہ وہ سچا اور پاک پرمیشر بوجہ آپ کی راست بازی دینی کے عین محبت اور کرپا کی راہ سے آپ کی دعاؤں کو قبول کر لیتا ہے اور قبولیتِ دعا سے قبل از وقوع اطلاع بخشتا ہے یا آپ کو اپنے بعض اسرارِ خاصہ پر مطلع کرتا ہے اور بطور پیشگوئی ان پوشیدہ بھیدوں کی خبر آپ کو دیتا ہے یا ایسے عجیب طور سے آپ کی مدد اور حمایت کرتا ہے جیسے وہ قدیم سے اپنے برگزیدوں اور مقربوں اور بھگتوں اور خاص بندوں سے کرتا آیا ہے.... اور سال جو نشانوں کے دکھانے کے لئے مقرر کیا گیا ہے وہ ابتدائے ستمبر 1885ء سے شمار کیا جاوے گا جس کا اختتام ستمبر 1886ء کے اخیر تک ہو جائے گا۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 92-94)

سامعین! اس خط کے موصول ہونے پر حضرت اقدس علیہ السلام نے جواباً تحریر فرمایا:

"..... آپ صاحبوں کا عنایت نامہ جس میں آپ نے آسمانی نشانوں کے دیکھنے کے لئے درخواست کی ہے، مجھ کو ملا۔ چونکہ یہ خط سراسر انصاف و حق جوئی پر مبنی ہے اور ایک جماعت طالب حق نے جو عشرہ کاملہ ہے اس کو لکھا ہے اس لئے بہ تمام تر شکر گزاری اس کے مضمون کو قبول منظور کرتا ہوں اور آپ سے عہد کرتا ہوں کہ اگر آپ صاحبان ان عہود کے پابند رہیں گے کہ جو اپنے خط میں آپ لوگ کر چکے ہیں تو ضرور خدائے قادر مطلق جل شانہ کی تائید و نصرت سے ایک سال تک کوئی ایسا نشان آپ کو دکھلایا جائے گا جو انسانی طاقت سے بالاتر ہو"

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 95)

جیسا کہ حضرت اقدسؑ کے اس اشتہار سے ظاہر ہے آپؑ اُن ہندوؤں کے اس خط سے خوش تھے کہ اسلام کی صداقت میں نشان کا مطالبہ کیا گیا ہے چنانچہ حضور علیہ السلام نے اس مطالبہ کو لے کر اُسی واحد و لاشریک خدا کی طرف توجہ کی جس کی تائید و نصرت کے یقینی وعدوں سے اطلاع پا کر آپؑ نے اسلام کی سچائی کا اس دور میں اعلان کیا تھا اور نہایت الحاح اور تضرّع اور عجز سے اس نشان کے لیے دعائیں کیں۔ آپؑ نے کسی بھی قسم کے خلل سے بچنے اور دعاؤں میں مزید یکسوئی اور انہماک پیدا کرنے کے لیے خلوت اختیار کرنے کا ارادہ کیا اور اس مقصد کے لیے اپنے گھر بار اور رشتہ داروں سے دُور ہوشیار پور میں اعتکاف فرمایا اور پورے تبتّل اور انقطاع کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کیں۔ خدائے رحیم و کریم نے آپؑ کی اس تڑپ اور اسلام کی صداقت کے لیے اضطراب کو دیکھ کر آپ کو تسلّی دی اور آپ کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے ایک عظیم الشان نشان کی خوشخبری دی جس کا اعلان کرتے ہوئے حضور علیہ السلام نے اپنے اشتہار 20 فروری 1886ء میں فرمایا:

"پہلی پیشگوئی بِاِلْھَامِ اللہِ تَعَالیٰ وَاِعْلَامِہٖ عَزَّوَجَلَّ خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر یک چیز پر قادر ہے (جَلَّ شَانُہٗ وَعَزَّ اِسْمُہٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اُسی کے موافق جو تُو نے مجھ سے مانگا۔ سو مَیں نے تیری تضرّعات کو سُنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بہ پایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے، فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجے سے نجات پاویں

اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ مَیں قادر ہوں جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا، ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا، وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذرّیت و نسل ہو گا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عمانوایل اور بشیر بھی ہے، اُس کو مقدس رُوح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے اور وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے، اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہو گا، وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃُ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اُسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہو گا اور دل کا حلیم اور علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہو گا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ، مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہو گا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہو گا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔"

(اشتہار 20/ فروری 1886ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 100-103)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعودؑ کو جس بیٹے کی ولادت کے بارہ میں عظیم الشان خوشخبری دی گئی اور اسے حضور علیہ السلام نے 1886ء میں شائع فرما دیا تھا۔ اس پیشگوئی کے مطابق حضرت مصلح موعودؓ 12/ جنوری 1889ء کو پیدا ہوئے۔ تریاق القلوب میں حضورؑ نے ایک جگہ فرمایا:

"محمود جو میرا بڑا بیٹا ہے اس کے پیدا ہونے کے بارے میں اشتہار دہم جولائی 1888ء میں اور نیز اشتہار یکم دسمبر 1888ء میں جو سبز رنگ کے کاغذ پر چھاپا گیا تھا پیشگوئی کی گئی اور سبز رنگ کے اشتہار میں یہ بھی لکھا گیا کہ اس پیدا ہونے والے لڑکے کا نام محمود رکھا جائے گا اور یہ اشتہار محمود کے پیدا ہونے سے پہلے ہی لاکھوں انسانوں میں شائع کیا گیا۔ چنانچہ اب تک ہمارے مخالفوں کے گھروں میں صدہا یہ سبز رنگ اشتہار پڑے ہوئے ہوں گے اور ایسا ہی دہم جولائی 1888ء کے اشتہار بھی ہر ایک کے گھر میں موجود ہوں گے۔ پھر جب کہ اس پیشگوئی کی شہرت بذریعہ اشتہارات کامل درجہ پر پہنچ چکی اور مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں میں سے کوئی بھی فرقہ باقی نہ رہا جو اس سے بے خبر ہو تب خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے 12/ جنوری 1889ء کو مطابق 9/ جمادی الاوّل 1306ھ میں بروز شنبہ محمود پیدا ہوا۔"

(تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 219)

اللہ تعالیٰ نے پیشگوئی مصلح موعود میں آپ کی آمد کی غرض یہ بتلائی:

"تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔"

آپ کی بعثت کی غرض انہی تینوں قسم کے انوار کی اشاعت اور غلبہ تھا۔ خود حضورؓ نے فرمایا:

"...خدا نے مجھے علم قرآن بخشا ہے اور اس زمانہ میں اس نے قرآن سکھانے کے لئے مجھے دنیا کا استاد مقرر کیا ہے۔ خدا نے مجھے اس غرض کے لئے کھڑا کیا ہے کہ مَیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں اور اسلام کے مقابلہ میں دنیا کے تمام باطل ادیان کو ہمیشہ کی شکست دے دوں۔"

(الموعود، انوار العلوم جلد 17 صفحہ 614)

سامعین! حضورؓ نے جب اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا تو آپ نے واشگاف الفاظ میں فرمایا کہ

"دنیا اپنا زور لگالے وہ اپنی تمام طاقتوں اور جمعیتوں کو اکٹھا کر لے۔ عیسائی بادشاہ بھی اور ان کی حکومتیں بھی مل جائیں... اور وہ مجھے اس مقصد میں ناکام کرنے کے لئے متحد ہو جائیں۔ پھر بھی مَیں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ میرے مقابلہ میں ناکام رہیں گی اور خدا میری دعاؤں اور تدابیر کے سامنے ان کے تمام منصوبوں اور مکروں اور فریبوں کو ملیامیٹ کر دے گا اور خدا میرے ذریعہ سے یا میرے شاگردوں اور اَتباع کے ذریعہ سے اس پیشگوئی کی صداقت ثابت کرنے کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ

وسلم کے نام کے طفیل اور صدقے اسلام کی عزت کو قائم کرے گا اور اس وقت تک دنیا کو نہیں چھوڑے گا جب تک اسلام پھر اپنی پوری شان کے ساتھ دنیا میں قائم نہ ہو جائے اور جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر دنیا کا زندہ نبی تسلیم نہ کر لیا جائے۔"

(الموعود، انوار العلوم جلد 17 صفحہ 614)

حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے خدائی فرمودات کی روشنی میں پسر موعود کو مثیل ابنِ مریم قرار دیا۔ فرمایا:

"خدائے تعالیٰ نے ایک قطعی اور یقینی پیشگوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے کہ میری ہی ذریّت سے ایک شخص پیدا ہو گا جس کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہو گی۔ وہ آسمان سے اترے گا اور زمین والوں کی راہ سیدھی کر دے گا وہ اسیروں کو رستگاری بخشے گا اور ان کو جو شبہات کی زنجیروں میں مقید ہیں رہائی دے گا۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَأَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ"

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 180)

نشان طلب کرنے والے ہندوؤں کے لئے وہ لڑکا اسی حالت میں نشان ہو سکتا تھا جب کہ وہ ان کی زندگی میں پیدا ہوتا ورنہ وہ ان کے لئے نشان نہیں بن سکتا تھا نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے ان الفاظ سے بھی کہ

"تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہو گا۔"

یہی ظاہر ہے کہ وہ لڑکا آپؑ کا صُلبی بیٹا ہو گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"خدا نے مجھے وعدہ دیا ہے کہ تیری برکات کا دوبارہ نور ظاہر کرنے کے لئے تجھ سے ہی اور تیری ہی نسل میں سے ایک شخص کھڑا کیا جائے گا... وہ پاک باطن اور خدا سے نہایت پاک تعلق رکھنے والا ہو گا اور مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ ہو گا گویا خدا آسمان سے نازل ہوا۔"

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 181)

یہی الفاظ مصلح موعود والی پیشگوئی میں بھی ہیں جن سے ظاہر ہے کہ مصلح موعود آپ کا صُلبی بیٹا ہو گا۔

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

"خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مَیں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اُس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے سو اُن دنوں کے منتظر رہو اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اُس کے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔"

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 306 حاشیہ)

جب اللہ تعالیٰ نے 5 اور 6 جنوری 1944ء کی درمیانی رات کو ایک خواب کے ذریعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ پر یہ منکشف فرمایا کہ آپ ہی پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق ہیں تو آپؓ نے 20 فروری 1944ء کو ہوشیار پور کے مقام پر ایک عظیم الشان جلسہ میں اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا۔ آپؓ فرماتے ہیں:

"آج سے پورے اٹھاون سال پہلے ...20 فروری کے دن 1886ء میں اس شہر ہوشیار پور میں اس مکان میں جو کہ میری انگلی کے سامنے ہے ... قادیان کا ایک گمنام شخص جس کو خود قادیان کے لوگ بھی پوری طرح نہیں جانتے تھے لوگوں کی اس مخالفت کو دیکھ کر جو اسلام اور بانیٔ اسلام سے وہ رکھتے تھے، اپنے خدا کے حضور علیحدگی میں عبادت کرنے اور اس کی نصرت اور مدد طلب کرنے کے لئے آیا اور چالیس دن علیحدگی میں اس نے خدا تعالیٰ سے تضرّع کے ساتھ دعائیں کیں۔ ان دعاؤں کے نتیجہ میں خدا نے اس کو ایک نشان دیا۔ وہ نشان یہ تھا کہ مَیں تم کو نہ صرف یہ کہ جو تمہارے ساتھ میرے وعدے ہیں ان کو پورا کروں گا بلکہ ان وعدوں کو زیادہ شان اور زیادہ عظمت کے ساتھ پورا کرنے کیلئے مَیں تمہیں ایک خاص بیٹا دوں گا۔ وہ اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچائے گا۔ کلام الٰہی کے معارف لوگوں کو سمجھائے گا۔ رحمت اور فضل کا نشان ہو گا اور دینی اور دنیوی علوم جو اسلام کی اشاعت کے لئے ضروری ہیں اسے عطا کئے جائیں گے۔ اللہ اسے لمبی عمر دے گا یہاں تک کہ وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت حاصل کریں گی ... یہ خبر ایسی زبردست خبر ہے کہ کوئی انسان ایسی خبر دینے کی طاقت نہیں رکھتا۔ آخر یہ پیشگوئی پوری ہوئی...... جس لڑکے کا مَیں نے ذکر کیا ہے وہ مَیں ہی ہوں۔ میرے ذریعہ اس پیشگوئی کی بہت سی شقیں پوری ہو چکی ہیں اس لئے جماعت کا اصرار تھا کہ مَیں اس پیشگوئی کے

مصداق ہونے کا اعلان کروں مگر مَیں خاموش رہا۔ حتیٰ کہ گزشتہ جنوری کے مہینہ میں لاہور میں مجھے ایک رؤیا دکھایا گیا۔ جس میں مجھے بتایا گیا کہ اس پیشگوئی کا مَیں ہی مصداق ہوں... مَیں اس واحد اور قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے... کہ خدا نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کے مطابق آپ کا وہ موعود بیٹا قرار دیا ہے جس نے زمین کے کناروں تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام پہنچانا ہے...... مَیں آسمان کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں، زمین کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں، ہوشیار پور کی ایک ایک اینٹ کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ یہ سلسلہ دنیا میں پھیل کر رہے گا۔ حکومتیں اگر اس کے مقابلہ میں کھڑی ہوں گی تو مٹ جائیں گی، بادشاہتیں کھڑی ہوں گی تو وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گی۔ لوگوں کے دل سخت ہوں گے تو فرشتے ان کو اپنے ہاتھ سے ملیں گے یہاں تک کہ وہ نرم ہو جائیں گے اور ان کے لئے احمدیت میں داخل ہونے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہے گا۔“

(الفضل 24 فروری 1944ء)

سامعین! 1906ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب المصلح الموعود رضی اللہ عنہ ایک خانگی معاملے کے سلسلے میں لاہور تشریف لے گئے، اس موقع پر منشی محبوب عالم ایڈیٹر اخبار ”پیسہ“ نے صاحبزادہ صاحب کی لاہور آمد کے متعلق خبر دیتے ہوئے طنزیہ انداز میں لکھا:

”بڑا لڑکا باوجودیکہ صاحب اولاد ہے مگر معلوم ہوا ہے کہ مڈل فیل ہو چکا ہے اگر مرزا جی کے بعد یہی لڑکے ان کے گدّی کے وارث بنے تو خوب مذہب چلائیں گے۔“

(بحوالہ اخبار الحکم 17 جولائی 1906ء صفحہ 2 کالم 4)

پیسہ اخبار کی اس اخبار نویسی کا جواب اُسی وقت ایڈیٹر اخبار الحکم حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب رضی اللہ عنہ نے اپنے اخبار میں دے دیا تھا۔ لیکن ایک جواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیا جانا ابھی باقی تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اُسی لڑکے کو جس کے متعلق یہ کہا گیا تھا کہ ”اگر مرزا جی کے بعد یہی لڑکے ان کے گدّی کے وارث بنے تو خوب مذہب چلائیں گے“ جماعت احمدیہ کا دوسرا خلیفہ بنا کے دنیا کو دکھا دیا کہ اُسی کے ذریعے احمدیت کا پیغام دنیا کے کونے کونے تک پہنچا۔ اُسی کے وجود سے قوموں نے برکت پائی۔ اُسی کے وجود سے دینِ اسلام کا شرف اور کلامُ اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہوا۔ اُسی کے مسیحی نفس اور روح القدس کی برکت سے بہتوں نے بیماریوں سے نجات پائی۔ اُسی کی سخت ذہانت و فہم سے ایک عالَم نے فائدہ اٹھایا اور بہت سے اسیروں کی رُستگاری کا موجب ہوا۔ وہ لڑکا معاندین اور متعصّبین کی مخالفت، بددعاؤں، بدزبانیوں، تعصّبات اور فتنوں کے باوجود جلد جلد بڑھا اور زمین کے کناروں تک شہرت پا گیا۔ حضرت اقدس علیہ السلام کی یہ بات کتنی صفائی سے پوری ہوئی کہ

”مَیں جانتا ہوں کہ جن باتوں کے شائع کرنے کے لئے مَیں مامور ہوں ہر چند یہ بدظنّی سے بھرا ہوا زمانہ اُن کو کیسی ہی تحقیر کی نگاہ سے دیکھے لیکن آنے والا زمانہ اُس سے بہت سا فائدہ اٹھائے گا۔“

(مکتوبات احمد جلد اول صفحہ 304-305 نیو ایڈیشن)

سامعین! حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”یہ ایک عظیم پیشگوئی ہے جو کسی شخص کی ذات سے وابستہ نہیں ہے بلکہ یہ پیشگوئی اسلام کی نشأۃ ثانیہ سے تعلق رکھتی ہے اور اس پیشگوئی کی اصل تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 18/ فروری 2011ء)

پھر حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

”حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس عظیم فرزند کی ذات میں، حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کی ذات میں، جو بشیر ثانی ہیں، پیشگوئی مصلح موعود بڑی شان سے پوری ہوئی۔ جس کا اظہار ایک دنیا نے کیا۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی وفات کے بعد خلیفہ بنے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے 52 سال آپ کی خلافت رہی اور آپ کے زمانہ میں جماعت نے جس طرح ہندوستان سے باہر نکل کر ترقی کی ہے یہ بھی اس پیشگوئی کی سچائی کا ایک منہ بولتا ثبوت ہے۔“

(خطبہ جمعہ 20 فروری 2009ء)

احمدِ مُرسل کے ثانی حسن میں احسان میں
خوبیاں تجھ سی نہیں ہرگز کسی انسان میں
تُو مقدّس باپ کے ہم رنگ اے محمود ہے
نصرتِ اسلام روحِ والد و مولود ہے

اپنے اپنے دائرہ میں مصلح موعود بننے کی کوشش کریں

سامعین! یوم مصلح موعود منانے کی اصل غرض اس وقت پوری ہو گی جب ہم اپنے اپنے دائرے میں مصلح بننے کی کوشش کریں گے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”پس آپ کے کام کو دیکھ کر حضرت مصلح موعودؓ کی پیشگوئی کی شوکت اور روشن تر ہو کر ہمارے سامنے آتی ہے اور جیسا کہ مَیں نے کہا اصل میں تو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے جس سے ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ اور دائمی مرتبے کی شان ظاہر ہوتی ہے۔ لیکن ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا تعلق صرف ایک شخص کے پیدا ہونے اور کام کر جانے کے ساتھ نہیں ہے۔ اس پیشگوئی کی حقیقت تو تب روشن تر ہو گی جب ہم میں بھی اُس کام کو آگے بڑھانے والے پیدا ہوں گے جس کام کو لے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے تھے اور جس کی تائید اور نصرت کے لیے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مصلح موعود عطا فرمایا تھا جس نے دنیا میں تبلیغِ اسلام اور اصلاح کے لیے اپنی تمام تر صلاحیتیں لگا دیں۔

پس آج ہمارا بھی کام ہے کہ اپنے اپنے دائرے میں مصلح بننے کی کوشش کریں۔ اپنے علم سے، اپنے قول سے، اپنے عمل سے اسلام کے خوبصورت پیغام کو ہر طرف پھیلا دیں۔ اصلاحِ نفس کی طرف بھی توجہ دیں۔ اصلاحِ اولاد کی طرف بھی توجہ دیں اور اصلاحِ معاشرہ کی طرف بھی توجہ دیں اور اس اصلاح اور پیغام کو دنیا میں قائم کرنے کے لیے بھرپور کوشش کریں جس کا منبع اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بنایا تھا۔ پس اگر ہم اس سوچ کے ساتھ اپنی زندگیاں گزارنے والے ہوں گے تو یومِ مصلح موعود کا حق ادا کرنے والے ہوں گے، ورنہ تو ہماری صرف کھوکھلی تقریریں ہوں گی۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 18/ فروری 2011ء)

سامعین! اپنی گزارشات کے آخیر پر اپنے اپنے دائرہ میں مصلح موعود بننے کے حوالہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پیش کر کے مَیں تقریر ختم کرتا ہوں۔ آپؒ فرماتے ہیں:

”اس دنیا کی اصلاح کے لئے بکثرت احمدیوں کی ضرورت ہے جو مصلح موعود کی صفات سے آراستہ ہوں جو ان تمام ہتھیاروں سے لیس ہوں جو مصلح موعود کو عطا کئے گئے تھے۔ پس جب مَیں کہتا ہوں کہ آپ مصلح موعود بنیں اور آپ کے بڑے بھی مصلح موعود بنیں تو ہرگز یہ نہیں کہتا کہ بلند مراتب کی تمنا کریں بلکہ مَیں یہ کہتا ہوں کہ ان صفات کی اپنے رب سے بھیک مانگیں جو صفات آج کے زمانہ کے انسان کے احیاءِ نو کے لئے ضروری ہیں۔“

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ خطبہ جمعہ 20 فروری 2015ء میں فرماتے ہیں:

”پیشگوئی کے تو مختلف حصے ہیں جو آپ میں بڑی شان سے پورے ہوئے اور کئی مرتبہ پورے ہوئے۔ مختلف جگہوں پر پورے ہوئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو ظاہر کرتے رہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی شان کو بڑھاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمت ہمیشہ برساتا رہے اور ہمیں بھی اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔“ (آمین)

(بتعاون: زاہد محمود)